شذرات

یہ قانون قدرت کے خلاف ہے کہ انسان ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھا رہے اور اس کی تمام ضرورتیں من جانب اللہ پوری ہوتی جائیں۔ طالبعلم محنت نہ کرے اور محض دعاؤں سے پاس ہوجائے یہ ناممکن ہے۔ دعا صرف ان لوگوں کی مستجاب ہوتی ہے جو اس کے مستحق ہوتے ہیں، جہاں تک اس کے امکان میں تھا انھوں نے کوشش کی اور پھر نہایت فراغت خاطر کے ساتھ معاملہ خدا کے سپرد کر دیا اور کہا: السعی منا والاتمام من اللہ ۔ توبہ و استغفار ان لوگوں کی مقبول ہوتی ہے جو پوری کوشش کے ساتھ گناہوں سے بچتے ہیں۔ لیکن انسانی کمزوری کی وجہ سے کسی نہ کسی صورت سے گناہ کا ارتکاب ہوجاتا ہے تو اس صورت میں توبہ ضرور مقبول ہوگی۔ ہم نہایت دلیری و شوخ چشمی کے ساتھ گناہ کرتے ہیں اور خدا سے امید رکھیں کہ ہم ان کے اثرات سے محفوظ رہیں یہ کیوں کر ہو اس لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کسی قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتی جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدلیں گے۔ ہر قوم ہر ملک ہر ملت کی تاریخ شاہد ہے۔ خدا کامیابی اسے دیتا ہے جو سب سے کم غلطی کرتا ہے یہ ایک قانون قدرت ہے جس کے خلاف نہ ہوگا۔ ہم اس قانون کی پرواہ نہیں کرتے یہ عالم عالم اسباب ہے سب جانتے ہیں ایک حد تک یہی عمل ہوتا ہے اگر اس تک عمل نہ کریں تو ایک دن بھی زندہ نہیں رہ سکتے اس کے ساتھ قانون عمل منسلک ہے کہ انسان جس قدر اپنے آپ کو ماحول کی چیزوں سے موافق بنائے گا اسی قدر کامیابی حاصل کرے گا۔ ہم اس کی وضاحت کرتے ہیں۔ حکماء یونان کی بات مشہور ہے کہ طلبہ کے داخلہ کا عجیب طریقوں سے امتحان لیا کرتے تھے ایک طریقہ یہ تھا کہ لڑکے کو سردی کی رات میں بند کمرہ میں بٹھا دیتے تھے اور اوڑھنی نہ دیتے لیکن کمرہ میں دو تین پتھر یا ورزش کے آلات رکھ دیتے تھے اور اگر لڑکا ہوشیار ہوتا تو ورزش کرکے بدن کو گرم رکھتا، اسی طرح وقت بوقت آسیب سرما سے محفوظ رہتا۔ اگر معاملہ برعکس ہے تو سکڑ سکڑ کر بمشکل تمام رات بسر کرتا پہلے لڑکے نے اپنے گرد کی چیزوں کی موافقت کی اس لیے آرام سے رات گزاری، یہی موافقت ماحول ہے

جو انسان کی زندگی کا اصل راز ہے ظاہر ہے کہ انسان ہر جگہ ہر وقت کسی نہ کسی ماحول کے درمیان ہے کامیابی اور ناکامی اس ماحول سے فائدہ اٹھانے پر ہے، جو فائدہ نہیں اٹھاتے وہ غلط حرف کی طرح صفحہ ہستی سے مٹا دیے جاتے ہیں۔ قرآن مجید میں بارہا فرمایا گیا ہے کہ زمین و آسمان، تمام حیوانات، نباتات غرض تمام کائنات پیدا کی اور مسخر ہے تاکہ تم ان سے فائدہ اٹھاؤ مگر افسوس یہ روح رواں تعلیم آج ہمارے اندر مفقود ہے اور مخالفین اسلام اس پر عمل پیرا ہیں اور عزت و جاہ کی زندگی بسر کر رہے ہیں یہ قانون مطابقت ماحول آفتاب سے زیادہ روشن ہے، جس جگہ نگاہ پاؤ گے اسی کی ضیا پاشی پاؤ گے۔ موقعہ کو ہاتھ سے جانے نہ دینا اور ماحول سے فائدہ اٹھانا اور اس کا بہترین استعمال قومی و شخصی علاج اور ترقی کے وہ اسرار ہیں، جن کی اہمیت اور تیر بہدف سے کوئی سلیم العقل انکار نہیں کر سکتا مسلمانوں کو آج جس چیز کی سخت ضرورت ہے وہ یہی ہے کہ ماحول سے پورے طور فائدہ اٹھائیں۔

۱۲ وهو الذی یریکم البرق خوفا وطمعا ۔ انسان کو بجلی سے یہ ڈر ہوتا ہے کہ جس پر گرے اسے ہلاک کر دے گی۔ مگر یہ امید بھی بندھی ہوتی ہے کہ اس کے چمکنے کا یہ مطلب ہے کہ خوب موسلا دھار بارش ہوگی اور اس سے پھر زمین سرسبز و شاداب ہوگی اور لوگ ایک قسم کے دوبارہ زندہ ہو جائیں گے۔ غرض اللہ بجلی کی چمک سے خوف و طمع دلاتا ہے۔ وینشئ السحاب الثقال ! ہوتا ہے اور اس میں سے بجلی کو ماتی ہے۔ ۱۳ ویسبح الرعد بحمدہ اور بجلی خدا کی تسبیح گرج حمد سے پڑھتی ہے مطلب یہ ہے کہ جو طبعی قدرتی دنیا میں کام کرتی ہیں یہ تمام ایک قسم کے فرشتے ہیں اور یہ مطلب نہیں کہ تمام قسم کے فرشتے ایسے ہوتے ہیں بلکہ فرشتوں میں سے ایک قسم ہے۔ والملئکۃ من خیفتہ اور دوسرے فرشتے بھی اللہ کی تسبیح پڑھتے ہیں ویرسل الصواعق ویصیب بہا من یشاء بجلی کے گرنے کو عربی میں صاعقہ کہتے ہیں یعنی اللہ بجلی کے گرانے سے جسے چاہتا ہے سزا دیتا ہے وھم یجادلون فی اللہ اور یہ لوگ ہیں کہ اللہ کے بارے میں ابھی تک بحث کر رہے ہیں وھو شدید المحال اللہ کی قدرت کا مظہر ہے کہ بارش میں بجلی گرتی ہے اور لوگوں کو ہلاک کر دیتی ہے۔ انسانی سوسائٹی کا سمجھ دار طبقہ اسے خدا کی قدرت کا مظہر یا اثر یا نمونہ یا اثر مانتا ہے اور بے سمجھ لوگ اس میں جھگڑ رہے ہیں۔ انھیں یہ علم بھی نہیں کہ یہ تمام کچھ اللہ کی قدرت اور طاقت کا نمونہ ہیں۔ غرض یہیں سے سوسائٹی کے دو حصے کر دیئے گئے ایک سمجھ دار اور دوسرے بے سمجھ، اسی طرح انقلاب ہوتا ہے۔

ع۱۴ دعوۃ الحق اگر انسان عاجز ہوکر اس قدرت والے اللہ کو پکارے تو وہ سنتا ہے اس نے جب
انسان کو پانی پہچانے کے لیے اس قدر انتظام کیا ہے کہ پہلے سمندر سے بخارات اٹھیں، انھیں ہوا کے ذریعہ
بلندی پرلے جایا گیا پھر انسانوں کے لیے برسایا گیا انسان اگر اپنی ضرورت کے لیے اس کو پکارے گا تو کیا وہ نہیں
سنے گا ضرور سنے گا۔ صحیح راستہ کی طرف اللہ کی دعوت ہے۔ والذین یدعون من دونہ اللہ کے سوا
جن کو تم پکارتے ہو وہ تمھاری کوئی بات نہیں سنتے اس کی مثال ایسی ہے کہ آدمی کو پانی کی حاجت ہے اور
وہ پانی کی طرف ہاتھ پھیلا کر بیٹھ جائے، غرض یہ شخص کبھی پانی حاصل نہیں کرسکتا یہ غلط کار لوگوں کا طریقہ ہے
وما دعاء الکفرین الا فی ضلل کافروں کی پکار سوائے گناہ کے کچھ نہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے
تمام زمین و آسمان کے تمام واسطے چھوڑ کر اللہ پر اعتماد کیا تھا اور اس جگہ اسے اس طرف متوجہ کرنا مقصد ہے
اللہ کے سوا جس کو یہ پکارتے ہیں اس کی مثال ایسی ہے کہ یہ پانی کو پکاریں کہ ہمارے منہ میں آجائے۔ قریش
کا ایک طبقہ ایسا ہے کہ بتوں کو پکارتا ہے جو ایک بے جان چیز ہے۔ یہ لوگ آنکھوں سے پتھر کا بت دیکھتے ہیں
مگر حاجت برآری کے لیے اسی کو پکارتے ہیں، یہ پکارنا بالکل حماقت ہے کہ انسان کو پیاس ہے اور وہ پانی
کے پاس نہیں جاتا، ہاتھ پھیلا کر بیٹھ جائے۔ ادنیٰ طبقہ کی بات بالکل واضح ہے
ع۱۵ وللہ یسجد جاندار کے لیے مَن اور غیر جاندار کے لیے مَا تجویز یں بدلتے ہیں۔ اسی دوسرے درجہ
کا متوسط طبقہ ہے۔ وہ اگرچہ کسی بے جان چیز کو نہیں پکارتا مگر وہ آسمان پر ستاروں اور زمین پر بڑے بڑے لوگوں
کی روحوں کو مدد کے لیے پکارتا ہے اس واسطے کہ زمین و آسمان جس قدر روحیں ہیں وہ سب اللہ کے آگے سر
بسجود ہیں۔ ذکرھا اور یہ تمام روحیں سجدہ کررہی ہیں۔ خوشی سے یا ناخوشی سے نیکوں کی روحیں خوشی سے
اور بدلوگوں کی روحیں ناخوشی سے مگر تمام روحیں اللہ کو سجدہ کررہی ہیں وظللھم بالغدو والآصال
اور ان کے سائے صبح و شام سجدہ کرتے ہیں۔ یہ روحیں جو آسمان پر مانی جاتی ہیں۔ جیسے سورج اور چاند کی
روحیں ان کی روشنی کے سائے زمین پر پڑتے ہیں۔

(مسلسل)